اللہ کی بندیاں، اللہ کے گھروں میں

احکام وآداب

آج کے دور میں بہت سی مسلمان خواتین کو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی یہ حدیث تو یاد ہوتی ہے، کہ: "لا تمنعوا إماء الله مساجد الله" (اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکو)، لیکن اُن میں سے بہت ہی کم ہیں جنہیں مساجد کے احکام اور اُنکی طرف جانے اور اُن میں نماز کی ادائیگی کے اصول وضوابط کا علم ہے۔ پس اے مسلمان خاتون! اگر تو نے مسجد جانا ہے، تو یہ کلمات تیرے لیے ہیں، ممکن ہے کہ تجھے اِن سے نفع حاصل ہو اور تو ممنوعہ افعال کے ارتکاب سے بچ جائے۔

عورت کے معاملے میں اصل، اُسکا گھر میں رہنا ہے

اے مسلمان بہن-اللہ تجھے ہر طرح کی خیر کی توفیق سے نوازے- جان لے کہ عورت کے معاملے میں اصل اسکا گھر میں رہنا ہے، اور تیری گھر میں ادا کی گئی نماز مسجد میں ادا کی گئی نماز سے افضل ہے۔

اسی طرح جو کوئی نبی ﷺ کی حدیث "لا تمنعوا إماء الله مساجد الله" (اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکو) پر غور کرتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ نبی ﷺ نے جہاں عورتوں کو مسجد جانے سے روکنے کو منع فرمایا ہے تو وہاں اُنکو نمازِ باجماعت کی ترغیب نہیں دلائی نہ ہی عورتوں کی مسجد میں نماز کے اُس طرح فضائل بیان فرمائے ہیں جس طرح مردوں کے بارے میں بیان فرمائے ہیں اور اُنہیں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز کی ترغیب دلائی ہے؛ بلکہ اِس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں آپ ﷺ نے عورتوں کو مسجد جانے سے روکنے کی ممانعت کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ "وبيوتُهن خير لهن" (اور اُنکے گھر اُن کیلئے بہتر ہیں)، بلکہ عورت کی اپنے گھر میں نماز، مسجد نبوی ﷺ میں نماز سے زیادہ افضل ہے۔ چنانچہ ام حمید الساعدیہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ "اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ کے ساتھ نماز ادا کرنے کو پسند کرتی ہوں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں یہ جانتا ہوں لیکن تمہارے لیے اپنے کمرے میں نماز پڑھنا گھر میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور گھر میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا، جماعت کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے (احمد)۔

گھر سے نکلنے کے اصول وضوابط

جو عورت مسجد جانا چاہتی ہے اُس پر لازم ہے کہ وہ گھر سے نکلنے سے قبل اپنے شوہر سے اجازت لے۔ عورت پر حرام ہے کہ وہ خوشبو لگا کر اور بن سنور کر مسجد جائے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے مت روکو، لیکن انہیں چاہیئے کہ

زیب وزینت کے بغیر نکلیں" (ابوداؤد)۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ زینب رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث نقل کی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو وہ خوشبو کو ہاتھ نہ لگائے "۔

اور موسیٰ بن یسار سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک عورت گزری جس کی خوشبو ارد گرد پھیل رہی تھی، تو اُنہوں نے اُس سے کہا: کہاں جارہی ہو اے ربِّ جبار کی بندی؟ تو اُس عورت نے کہا: مسجد کی جانب۔ آپ نے پوچھا: اور تم نے خوشبو لگائی ہوئی ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں۔ آپ نے کہا: واپس لوٹ جا اور غسل کر، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا تھا کہ: "اللہ تعالیٰ اُس عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا جو مسجد کی جانب نکلے اور اسکی خوشبو ارد گرد پھیل رہی ہو، یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ جائے اور غسل کرلے" (اسے ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور البیہقی نے الآداب میں نقل کیا ہے)۔ نیز عورت کا خوشبو لگا کر اپنے گھر سے نکلنا ویسے ہی حرام ہے، چاہے وہ مسجد کی جانب جارہی ہو یا کسی اور جانب اور کسی مسلمان عورت کیلئے جائز نہیں کہ کوئی اُسکی خوشبو کو محسوس کرے، سوائے اُسکے شوہر یا اُس کے محرم افراد کے۔

نیز عورت کو چاہیے کہ مسجد جاتے وقت وہ راستے کے بیچ میں نہ چلے بلکہ ایک جانب ہو کر کنارے پر چلے۔ حمزہ بن ابی اسید الانصاری نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے اور راستے پر مرد اور عورتیں مل جل کے چل رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: "پیچھے پیچھے رہو۔ تمہیں مناسب نہیں کہ راستے کے عین درمیان میں چلو۔ بلکہ راستے (اور گلی) کے اطراف میں چلا کرو"۔ چنانچہ عورت دیوار کے ساتھ لگ کر چلا کرتی تھی حتیٰ کہ اس کا کپڑا دیوار کے ساتھ اٹک اٹک جاتا تھا کیونکہ وہ دیوار کے ساتھ لگ کر چلتی تھی (ابوداؤد، طبرانی)۔

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں اور آداب

جب کوئی خاتون مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مشروع ہے۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اُس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے" (متفق علیه)۔ لیکن اگر وہ مسجد میں داخل ہو اور فرض نماز کھڑی ہو چکی ہو تو اس وقت فرض نماز کے سوا کوئی اور نماز نہ پڑھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کے لئے اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں" (مسلم)۔

اِسی طرح مسلمان خاتون کو چاہیے کہ وہ خواتین کی صفوں میں سے آخری صف میں شامل ہونے کی کوشش کرے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مردوں کی بہترین صف پہلی اور بدترین صف آخری ہے جبکہ عورتوں کی بہترین صف آخری اور بدترین صف پہلی ہے" (مسلم)۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ عورتوں کو مردوں سے دور کرنے کی قدر الامکان کوشش کی گئی ہے اور عورتوں اور مردوں کے درمیان اختلاط کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے، حتیٰ کہ اللہ کے گھروں میں بھی، جن کی بنیاد ہی محض اطاعت اور عبادت کیلئے رکھی جاتی ہے۔

اگر عورت کو نماز میں کوئی معاملہ پیش آجائے تو سنت میں تالی بجانا آتا ہے۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے ہے اور عورتوں کے لیے تالی بجانا" (متفق علیہ)۔

جہاں تک تالی بجانے کی کیفیت کا معاملہ ہے تو اِس حوالے سے فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ عورت اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے تالی بجائے، بعض کا کہنا ہے کہ عورت ایک ہاتھ کی ہتھیلی سے دوسرے ہاتھ کی الٹی جانب پر تالی بجائے، اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ عورت اپنے دائیں ہاتھ کی دوانگلیوں سے بائیں ہاتھ کی الٹی جانب پر تالی بجائے۔

لیکن اگر کسی جگہ مرد نہ ہوں تو عورت کے سبحان اللہ کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں جیسا کہ امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن اسماء رضی اللہ عنہما و عن ابیھما کے ساتھ نماز کسوف (سورج گرہن کے وقت پڑھی جانے والی نفل نماز) کے دوران کیا، پس عورتوں کو مردوں کی موجودگی میں تسبیح کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ مردوں کا اُس عورت کی آواز سن کر فتنے میں مبتلاء ہو جانے کا خدشہ ہے۔

اِسی طرح عورتوں کو چاہیے کہ جب امام نماز مکمل کر چکے تو وہ مردوں سے پہلے مسجد سے چلی جائیں۔امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتیں فرض نماز سے سلام پھیرنے کے فوراً بعد باہر آنے کے لیے اٹھ جاتی تھیں۔رسول اللہ ﷺ اور مرد نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہتے۔جب تک اللہ کو منظور ہوتا۔پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھتے تو دوسرے مرد بھی کھڑے ہو جاتے(بخاری)۔

مسجد میں ممنوعہ امور

مسجد میں شور شرابا کرتے ہوئے آواز بلند کرنا مردوں کیلئے تو ناجائز ہے ہی، لیکن عورتوں کیلئے اسکی حرمت اور بھی زیادہ شدید ہے۔سائب بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں کھڑا ہوا تھا، کسی نے میری طرف کنکری پھینکی۔میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سامنے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ یہ سامنے جو دو شخص ہیں انہیں میرے پاس بلا کر لاؤ۔ میں بلا لایا۔آپ نے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے یا یہ فرمایا کہ تم کہاں رہتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ اگر تم مدینہ کے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیے بغیر نہیں چھوڑتا۔رسول کریم ﷺ کی مسجد میں آواز اونچی کرتے ہو؟(بخاری)۔

آج بعض عورتیں، اللہ انکی اصلاح فرمائے، اپنی آوازیں بلند کرنے سے پرہیز نہیں کرتیں، بلکہ بعض تو قہقہے بلند کر رہی ہوتی ہیں، اور اللہ کے گھر میں ہوتے ہوئے بھی وہ شریعت کی اِس مخالفت کی پرواہ نہیں کرتیں۔پس مسلمان خاتون کو چاہیے کہ وہ اِس فعل کے سنگین نتائج سے بچے، لیکن بہر حال سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی مذکورہ بالا حدیث کے مطابق مسجد میں مباح کلام کا جواز موجود ہے۔

اور جب کوئی بہن مسجد میں داخل ہو اور دیکھے کہ عورتوں کی نماز کی جگہ پر ہو چکی ہے، مثلاً عید یا جمعہ وغیرہ کی نماز میں، تو اُسے چاہیے کہ وہ پہلی صفوں میں پہنچنے کیلئے یا کسی سہیلی یا رشتے دار کے پاس پہنچنے کیلئے دوسری خواتین کے اوپر سے ٹاپتے ہوئے آگے نہ جائے۔ عبداللہ بن یسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ وہ جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جا، تو نے لوگوں کو تکلیف پہنچائی اور دیر سے آیا"(ابوداؤد، احمد)۔

اسی طرح مسلمان خواتین پر لازم ہے کہ وہ مسجد کے اندر خرید وفروخت سے بچیں جو کہ بعض خواتین کی جانب سے دیکھنے میں آتی ہے کیونکہ مسجدیں اِس مقصد کیلئے تعمیر نہیں کی گئیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:"جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں خرید وفروخت کر رہا ہو تو کہو: اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے "(ابن خزیمه، ترمذی)۔

اسی طرح اگر کوئی خاتون اپنی گمشدہ چیز کے بارے میں سوال کرنے کیلئے مسجد میں آئے، تو جو اُس کو سوال کرتے ہوئے سنے اُس کیلئے یہ مسنون ہے کہ وہ اُس کیلئے بد دعا کرے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں کسی گم شدہ جانور کے بارے میں اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ کہے : اللہ تمہارا جانور تمہیں نہ لوٹائے کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں"(مسلم)۔

اِسی طرح مسلمان خاتون کیلئے جائز ہے کہ وہ مسجدوں میں منعقد ہونے والے حفظ قرآن اور علم شرعی کے حلقوں میں شرکت کرے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"۔۔۔جب بھی کوئی لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوتے ہیں اور اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اسکی آپس میں درس وتدریس کرتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں جو اس کے پاس ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتا ہے"(مسلم)۔

جو عورتیں حیض اور نفاس کی حالت میں ہوں، اُن کیلئے مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں، لیکن وہ عیدین کی نماز کے موقع پر جا سکتی ہیں اگر نماز کھلے میدان میں پڑھی جا رہی ہو اور اُنہیں یہ خدشہ نہ ہو کہ اُن کی وجہ سے عید گاہ کی وہ جگہ ناپاک ہو جائے گی لیکن وہ نماز میں شرکت نہیں کریں گیں بلکہ خطبہ سننے اور مسلمانوں کیلئے دعا کرنے پر ہی اکتفاء کریں گیں۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا:" رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں عورتوں کو باہر نکالیں، دوشیزہ اور حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو، لیکن حائضہ نماز سے دور رہیں۔ وہ خیر وبرکت اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ ! ہم میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:"اس کی (کوئی مسلمان) بہن اس کو اپنی چادر کا ایک حصہ پہنا دے (متفق علیه)۔

پس مسلمان خاتون کو یہ بات مستحضر رکھنی چاہیے کہ مساجد اللہ کے گھر ہیں اور اُس کے ہاں محبوب ترین جگہیں ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی مسلمان خاتون مسجد میں آئے لیکن اُسکا مسجد میں گزرا ہوا وقت زینت ظاہر کرنے، عطر کی خوشبو بکھیرنے، آواز بلند کرنے، یا لغو باتیں کرنے کی وجہ سے ربّ تعالیٰ کی نافرمانی میں شمار ہو۔ اگر کوئی مسلمہ منکر دیکھے تو اُسے چاہیے کہ اپنی بہنوں کو نرمی کے ساتھ نصیحت کرے، اُنہیں متنفر نہ کرے اور وہ واقعہ یاد کرے جب ایک بدّو نے ہمارے نبی ﷺ کی مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی ﷺ نے اُسے ڈانٹا نہیں بلکہ اُسے سکھایا اور نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ اُس کو اُسکی غلطی بتائی، واللہ اعلم۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين، وصلِّ اللهم وسلِّم على سيد الأنبياء والمرسلين.